S_1996_5_458_464

عدالت عظمیٰ رپورٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

راشٹریہ مل مذدور سنگھ

بنام۔

ریاست مہاراشٹرا اور دیگران

3 ستمبر 1996

جے۔ایس۔ورما اور بی۔این۔کرپال، جسٹسز۔

بھارت کا آئین 1950: آرٹیکل 14، 19 اور 21-سینٹرل بھارت اسپننگ ویوینگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کی دفعہ 9(2)، 10(2)، 12(1) اور 26 کی آئینی جواز، ایمپریس ملز، ناگپور (انڈرٹیکنگ کا حصول اور منتقلی) ایکٹ، 1986-قومیت-ہدایت کے اصولوں کو محفوظ بنانے کے لیے ریاست کی پالیسی کو اثر انداز کرنے کے لیے اقدامات کا حصول-عام لوگوں کے مفاد کو پورا کرنے کے لیے اقدامات کا حصول-پچاس فیصد سے زیادہ ملازمین کو ملازمت میں برقرار رکھنا-آرٹیکل 14، 19، 21 کی خلاف ورزی اور مبینہ طور پر تخفیف ا-آرٹیکل 39(بی) کے ساتھ ایکٹ کا مطلوبہ گٹھ جوڑ واضح طور پر قائم ہے اور ایکٹ آرٹیکل 14 یا اس کی بنیاد پر کسی بھی بنیاد پر چیلنج کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

انتظامی قانون، عدالتی جائزہ-منعقد: عدالتی جائزہ کو اعتراض شدہ ایکٹ اور رہنما اصولوں کے درمیان گٹھ جوڑ کی جانچ پڑتال کے لیے خارج نہیں کیا گیا۔

ایمپریس ملز، ناگپور، ایک ٹیکسٹائل انڈرٹیکنگ کو سینٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ، ایمپریس ملز، ناگپور (ایکوزیشن اینڈ ٹرانسفر آف انڈرٹیکنگ) ایکٹ، 1986 کے ذریعے قومی بنایا گیا ہے۔ایکٹ کے دفعہ 9(2)، 10(2)، 12(1) اور 26 کی آئینی جواز پر اپیل کنندہ کی طرف سے دائر ایک رٹ پٹیشن میں سوال اٹھایا گیا تھا جس میں اس بنیاد پر ایمپریس ملز میں ملازمت کرنے والے کارکنوں کی نمائندہ یونین ہونے کا دعوی کیا گیا تھا کہ یہ توضیعات آئین کے آرٹیکل 14، 19(1)(سی) اور 21 کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔عدالت عالیہ نے مذکورہ رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا ہے۔اس لیے یہ اپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: عدالتی جائزے کو متنازعہ قانون اور آرٹیکل 39 کے درمیان گٹھ جوڑ کا جائزہ لینے کے لیے

خارج نہیں کیا گیا ہے۔اس حد تک جائز عدالتی جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قانون سازی بلاشبہ آرٹیکل 39 کی شق (بی) میں ہدایت کے اصول کو نافذ کرنے کے لیے ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ ادارے کی ملکیت اور کنٹرول کو عام بھلائی کے لیے سب سے بہتر استعمال کیا جائے۔(463-سی-ڈی)

تینسو کیا الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ بنام ریاست آسام اور دیگر، (1989) 3 ایس سی سی 709، پر انحصار کیا۔

2. اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ آرٹیکل 39 (بی) کے ساتھ ایکٹ کا مطلوبہ گٹھ جوڑ واضح اور باضابطہ طور پر قائم ہے۔ایسا ہونے کی وجہ سے یہ ایکٹ آرٹیکل 14 یا آرٹیکل 19 کی بنیاد پر آرٹیکل 31 (سی) کی بنا پر کسی بھی بنیاد پر چیلنج کرنے سے محفوظ ہے۔(463-ایف)

3. اس صنعت کو قومی بنانے کا متبادل جس طرح سے اس ایکٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے وہ ادارے کے تمام ملازمین کو ختم کرنا اور بے روزگاری ہے۔یہ قانون ایک پیداواری اکائی کے طور پر ادارے کے تسلسل اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے روزگار میں تسلسل کو یقینی بناتا ہے۔(463-ای)

4. درحقیقت یہ چھٹکارے کا معاملہ نہیں ہے۔اس طرح کی دلیل، اس لیے، قانون سازی کے اثر کی غلط تعریف پر مبنی ہے۔مزید برآں، جن لوگوں کو ملازمت میں برقرار نہیں رکھا جا سکا ان کی بے روزگاری قومی کاری کے عمل کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ بصورت دیگر تمام ملازمین کی بے روزگاری منطقی نتیجہ تھی۔اس طریقے سے قومی کاری کا عمل ملازمین کی اکثریت کو بے روزگاری سے بچاتا ہے۔آرٹیکل 21 پر مبنی دلیل غلط ہے۔(464-ڈی-ای)

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1989 کی دیوانی اپیل نمبر 11 (این۔ایل)۔

1987 کے ڈبلیو پی نمبر 249 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 5.8.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

حاضر پارٹیوں کے لیے ایس۔کے۔ڈھولکیا، ایس۔ڈی۔ٹھاکر، محترمہ چندن رام مورتی، ایم۔اے۔کرشنا مورتی، ایس۔ایم۔جادھو (ڈی ایم نرگولکر)، (این پی)، ٹی۔وی۔ایس۔نرسمہا چاری، آر۔بی۔پورانک اور نکھل نیئر۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

جے۔ایس ورما، جسٹس۔خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل بامبے عدالت عالیہ کے اس فیصلے کے خلاف ہے جس میں اپیل کنندہ کی طرف سے سنٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ، ایمپریس ملز، ناگپور (ایکوزیشن اینڈ ٹرانسفر آف انڈرٹیکنگ) ایکٹ، 1986 (مہاراشٹرا ایکٹ نمبر XLVI

آف 1986) کی دفعہ (2)9، (2)10، (1)12 اور 26 کے جواز کو چیلنج کرنے کے لیے دائر رٹ پٹیشن کو مسترد کیا گیا تھا۔

ایمپریس ملز، ناگپور، جو ایک ٹیکسٹائل کا ادارہ ہے، کو سینٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ، ایمپریس ملز، ناگپور (ایکوزیشن اینڈ ٹرانسفر آف انڈرٹیکنگ) ایکٹ، 1986 (مختصر طور پر "دی ایکٹ") کے ذریعے قومی شکل دی گئی ہے۔ ایکٹ کے سیکشن (2)9، (2)10، (1)12 اور 26 کی آئینی جواز پر اپیل کنندہ کی طرف سے دائر ایک رٹ پٹیشن میں سوال اٹھایا گیا تھا جس میں اس بنیاد پر ایمپریس ملز میں ملازمت کرنے والے کارکنوں کی نمائندہ یونین ہونے کا دعوی کیا گیا تھا کہ یہ توضیعات آئین کے آرٹیکل 14، (1) 19 (سی) اور 21 کی خلاف ورزی کرتی ہیں۔ بمبئی عدالت عالیہ نے اس چیلنج کو مسترد کر دیا ہے۔

ایمپریس ملز، ناگپور پانچ ٹیکسٹائل یونٹس اور ایک کاغذی ڈویژن پر مشتمل ہے۔ یہ صنعت کے میدان میں پیش پیش جمشید جی ٹاٹا کا پہلا منصوبہ تھا۔ جس پس منظر میں اسے قومی شکل دی گئی تھی جیسا کہ بل کے ساتھ اعتراض اور وجوہات کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہے:

" سینٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ 1874 میں ناگپور میں قائم کی گئی تھی اور یہ اپنے صنعتی ادارے "دی ایمپریس ملز" ناگپور کے بذریعے دھاگے، کپڑے اور کاغذ کی تیاری اور تیاری میں مصروف تھی۔ اس میں 1,10,500 اسپنڈلز اور 2,140 لومز اور ایک کاغذ بنانے والا یونٹ نصب کرنے کی صلاحیت ہے، جو سالانہ 2,000 ٹن کاغذ تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ 1984 تک کمپنی کی کارکردگی سے پتہ چلتا ہے کہ وہ منافع کما رہی تھی اور 6,000 سے زیادہ کارکنوں کو فائدہ مند طریقے سے ملازمت دے رہی تھی۔ اس کے عملی نتائج نے 1984 کے دوران نقصانات ظاہر کیے اور یہ بھی اندازہ لگایا گیا کہ انڈرٹیکنگ کے عمل کے نتیجے میں 1985 میں بہت بڑا نقصان ہوگا۔ 1985 میں انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف بھارت (آئی ڈی بی آئی) نے کمپنی کی درخواست پر اس ادارے کی بحالی کے لیے کوششیں شروع کیں۔ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف بھارت نے اس کی عملداری کا مطالعہ کیا اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس کی کارروائیوں کو قابل عمل بنایا جا سکتا ہے۔ ایک بحالی پیکج بھی تیار کیا گیا، جس میں اداروں، بینکوں اور ریاستی حکومت کی طرف سے ریلیف شامل تھے۔ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف بھارت نے درحقیقت مارچ 1986 میں 3 کروڑ روپے کے قرض کی منظوری دی تھی، لیکن انتظامیہ نے اس سہولت کا فائدہ نہیں اٹھایا کیونکہ اسے لگا کہ ملوں کے کام کرنے کی حالت مزید خراب ہونے کی وجہ سے اضافی مدد کی ضرورت ہے۔ جب کہ انڈسٹریل ڈیولپمنٹ بینک آف بھارت اور کچھ دیگر بینک نظر ثانی شدہ پیکیج پر غور کرنے کے

لیے تیار تھے، انتظامیہ کا ردعمل مثبت نہیں تھا۔ مراعات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انتظامیہ کو معمول کی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے پر آمادہ کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ اس نے، چاہے جو بھی ہو، اپنے رویے سے باز نہیں آیا اور 3 مئی 1986 کو لاک آؤٹ کا اعلان کیا۔ چونکہ یونٹ کو بند کرنے کی اس کی سابقہ درخواست کو حکومت نے صنعتی تنازعات ایکٹ 1947 کی دفعہ 1 کے تحت اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ اس کی کارروائیاں قابل عمل ہیں، اس لیے کمپنی اور اس کے قرض دہندگان نے رضا کارانہ اور لازمی طور پر کمپنی کو بند کرنے کا سہارا لیا۔ اگرچہ قرض دہندگان نے کمپنی کو بند کرنے کی درخواست واپس لے لی، لیکن کمپنی رضا کارانہ طور پر بند کرنے کے لیے اپنے راستے پر قائم رہی۔

.2 کمپنی نے کمپنیز ایکٹ 1956 کے تحت رضا کارانہ طور پر بند کرنے کے لیے 1986 کی عرضی نمبر 183 بمبئی عدالت عالیہ میں اس بنیاد پر دائر کی تھی کہ مسلسل نقصانات کی وجہ سے کمپنی صنعتی ادارے کو مزید چلانے اور اس کا انتظام کرنے سے قاصر تھی۔ بامبے عدالت عالیہ نے 14 مئی 1986 کو مذکورہ عرضی میں عارضی لیکویڈیٹر کا تقرر کرتے ہوئے ایک حکم جاری کیا۔ لیکویڈیٹر صنعتی ادارے کی جائیدادوں کے قبضے میں رہا ہے۔

.3 اس ادارے میں دھاگے، کپڑے اور کاغذ کی خاطر خواہ پیداوار کے لیے کافی سہولیات موجود تھیں۔ اس کی بندش کے نتیجے میں ان سہولیات کو خالی رکھنا پڑتا اور اس کا مطلب قومی دولت کا ضیاع ہوتا، جسے مذکورہ بالا اشیاء کی تیاری کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ مزید برآں، صنعتی ادارہ ناگپور اور پورے ودربھ خطے میں اپنے سائز کا سب سے بڑا ادارہ ہے، جو ریاست میں صنعتی طور پر پسماندہ علاقہ ہے اور اس لیے اس خطے کی معیشت اس ادارے کے تسلسل سے جڑی ہوئی ہے۔ خطے کی معیشت اور 6,000 سے زیادہ کارکنوں پر اس ادارے کی بندش کے منفی نتائج سے بچنے کے لیے مذکورہ کمپنی کے ادارے کو حاصل کرنا مناسب تھا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مذکورہ کمپنی کے ادارے کے ذریعے ملک کی ضروریات کے لیے ضروری ٹیکسٹائل اور کاغذ کی مصنوعات کی تیاری، پیداوار اور تقسیم جاری رکھنے سے عام لوگوں اور ادارے کے ملازمین کے مفادات پورے ہوں۔ اس طرح کا حصول بھارت کا آئین کے آرٹیکل 39 کی شق (بی) میں بیان کردہ اصول کو محفوظ بنانے کے لیے ریاست کی پالیسی کو اثر انداز کرنے کے لیے تھا۔

قانون کی تمہید درج ذیل ہے:

"سنٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کے انڈرٹیکنگ کے حصول اور منتقلی کے لیے ایک ایکٹ، جس کا مقصد اس طرح کے انڈرٹیکنگ کے مناسب انتظام کو محفوظ بنانا ہے تاکہ ملک کی

معیشت کی ضروریات کے لیے ضروری ٹیکسٹائل اور کاغذی مصنوعات کی مسلسل تیاری، پیداوار اور تقسیم کو یقینی بنا کر عام لوگوں کے مفاد کو کم کیا جا سکے اور اس سے متعلق یا اس سے متعلق معاملات کے لیے۔

جب کہ، سینٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ کمپنیز ایکٹ 1956 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی شق (ii) کے مطابق ایک موجودہ کمپنی ہونے کے ناطے، اپنے ادارے کے بذریعے سوت، کپڑے اور کاغذ کی تیاری اور پیداوار میں مصروف تھی جو کہ جامع ٹیکسٹائل مل اور پیپر مینوفیکچرنگ یونٹ تھا، جسے سینٹرل بھارت اسپننگ، ویونگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی لمیٹڈ، "دی ایمپریس ملز" ناگپور کے طور پر اسٹائل کیا گیا تھا۔

اور چونکہ، کمپنی کی طرف سے رضا کارانہ طور پر ختم کرنے کے لیے دائر 1986 کی پٹیشن نمبر 183 میں، بمبئی کی عدالت عالیہ نے عارضی لیکویڈیٹر کی تقرری کا حکم دیا تھا اور اس کے لیکویڈیشن کی کارروائی زیر التوا تھی۔

اور جب کہ، کمپنی نے لاک آؤٹ کا اعلان کر دیا تھا جس سے تقریباً 6,000 سے زیادہ کارکن ملازمت سے محروم ہو گئے تھے اور یہ ادارہ 3 مئی 1986 سے کام نہیں کر رہا ہے۔

اور چونکہ، مذکورہ کمپنی کا عہد نامہ حاصل کرنا مناسب تھا تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ مذکورہ کمپنی کے عہد نامہ کے ذریعے، ملک کی ضروریات کے لیے ضروری ٹیکسٹائل اور کاغذی مصنوعات کی تیاری، پیداوار اور تقسیم کے تسلسل کے ذریعے، عام لوگوں اور ادارے کے ملازمین کے مفادات کی تکمیل ہو اور اس سے متعلق معاملات فراہم کیے جائیں۔

اور جب کہ، اس طرح کا حصول آئین کے آرٹیکل 39 کی شق (بی) میں مذکور اصول کو محفوظ بنانے کے لیے ریاست کی پالیسی کو اثر انداز کرنے کے لیے ہے۔

XXX XX XXX

ایکٹ میں موجود توضیعات کو مندرجہ بالا پس منظر میں سراہا جانا چاہیے۔ شروع میں، یہ کہا جا سکتا ہے کہ آرٹیکل 14 یا آرٹیکل 19 پر مبنی چیلنج آرٹیکل 31 (سی) کی وجہ سے دستیاب نہیں ہوگا، اگر یہ قانون سازی آئین کے آرٹیکل 39 کی شق (بی) میں بیان کردہ ہدایت کے اصول کو حاصل کرنے کے لیے ریاست کی پالیسی کو اثر انداز کرنے کے لیے ہے۔ اس سلسلے میں ایک اعلامیہ خود ایکٹ میں موجود ہے۔

تاہم، جیسا کہ تین سکھیا الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ بنام ریاست آسام اور دیگر، (1989) 3 ایس سی سی 709، عدالتی جائزے کو متنازعہ قانون اور آرٹیکل 39 کے درمیان گٹھ جوڑ کی جانچ پڑتال سے خارج نہیں

کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں، اس حد تک جائز عدالتی جانچ پڑتال سے پتہ چلتا ہے کہ یہ قانون سازی بلاشبہ آرٹیکل 39 کی شق (بی) میں ہدایت کے اصول کو نافذ کرنے کے لیے ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ انڈرٹیکنگ کی ملکیت اور کنٹرول کو عام بھلائی کے لیے بہترین طریقے سے استعمال کیا جائے۔ ایکٹ میں اس سلسلے میں کیے گئے اعلامیے کی مکمل حمایت مقاصد اور وجوہات کے بیان اور تمہید میں مذکور غیر متنازعہ حقائق سے ہوتی ہے۔ اس صنعت کو قومی بنانے کا متبادل جس طرح سے اس ایکٹ کے ذریعے کیا جاتا ہے وہ ادارے کے تمام ملازمین کو ختم کرنا اور بے روزگاری ہے۔ یہ قانون ایک پیداواری اکائی کے طور پر ادارے کے تسلسل اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کے روزگار میں تسلسل کو یقینی بناتا ہے۔ بار میں کہا گیا کہ ادارے کی قومی کاری کے بعد پچاس فیصد سے زیادہ ملازمین کو ملازمت میں برقرار رکھا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہو سکتا کہ آرٹیکل 39 (بی) کے ساتھ ایکٹ کا مطلوبہ گٹھ جوڑ واضح اور باضابطہ طور پر قائم ہے۔ ایسا ہونے کی وجہ سے، یہ ایکٹ آرٹیکل 14 یا آرٹیکل 31 (سی) کی بنیاد پر آرٹیکل 19 کی بنیاد پر کسی بھی بنیاد پر چیلنج کرنے سے محفوظ ہے۔

آرٹیکل 39 (بی) کے ساتھ ایکٹ کے گٹھ جوڑ کی عدم موجودگی سے متعلق اپیل کنندہ کے فاضل وکیل دلیل کو مسترد کیا جا رہا ہے، آرٹیکل 14 اور آرٹیکل 19 (1) (سی) کی بنیاد پر اس کے تنازعات کا حوالہ دینا غیر ضروری ہے کیونکہ آرٹیکل 31 (سی) کے ذریعے استثنٰی دیا گیا ہے۔ اب واحد زندہ بچ جانے والا چیلنج آرٹیکل 21 پر مبنی ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے کہا کہ آرٹیکل 21 کی خلاف ورزی ہوئی ہے کیونکہ کارکنوں کی ایک بڑی تعداد بے روزگار ہو گئی ہے کیونکہ ہر ملازم کو ملازمت میں برقرار نہیں رکھا گیا ہے۔ انہوں نے پیش کیا کہ یہ دفعہ (2)9 کے ذریعے نئی انتظامیہ کو یکطرفہ طور پر دیے گئے اختیارات کا نتیجہ ہے کہ وہ انڈرٹیکنگ کی مختلف اکائیوں اور دفاتر اور اس میں ملازمت کرنے والے ملازمین کے کام کاج کو دوبارہ منظم کرے اور اس طرح ایسی اکائیوں اور دفاتر کی تنظیم نو کرے جس میں ملازمین کی اتنی تعداد ہو جو اسے مناسب لگے۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شق بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ کے تحت چھٹکارے کے التزام سے مختلف طریقہ کار تجویز کرتی ہے جو کارکنوں کی چھٹکارے کے لیے ریاست مہاراشٹر میں لاگو عام قانون ہے اور چونکہ اس کے نتیجے میں یونٹوں کی تنظیم نو کے اس عمل کے نتیجے میں ملازمین کی ملازمت میں بے روزگاری برقرار نہیں رہتی ہے، اس سے آرٹیکل 21 کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اس دلیل کی کئی وجوہات کی بنا پر کوئی اہمیت نہیں ہے۔

سب سے پہلے، یہ دلیل واقعی آرٹیکل 14 پر مبنی ہے جو کہ بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، عام قانون جو آرٹیکل 31 (سی) کی وجہ سے دستیاب نہیں ہے، میں تجویز کردہ طریقہ کار میں فرق کی بنیاد پر ہے۔ دوسرا، یہ اس قانون سازیہ کے اثر کو نظر انداز کرتا ہے جو زیادہ سے زیادہ ملازمین کو بے روزگاری سے بچاتا ہے کیونکہ

واحد دوسرا آپشن لیکویڈیشن ہے جس کے نتیجے میں تمام ملازمین بے روزگار ہو جائیں گے۔ یہ کوئی معاملہ نہیں ہے، چھٹکارے کے اثر میں۔ اس لیے یہ دلیل قانون سازی کے اثر کی غلط تعریف پر مبنی ہے۔ مزید برآں، جن لوگوں کو ملازمت میں برقرار نہیں رکھا جا سکا ان کی بے روزگاری قومی کاری کے عمل کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ بصورت دیگر تمام ملازمین کی بے روزگاری منطقی نتیجہ تھی۔ اس طریقے سے قومی کاری کا عمل ملازمین کی اکثریت کو بے روزگاری سے بچاتا ہے۔ آرٹیکل 21 پر مبنی دلیل غلط ہے۔

ہماری رائے میں، صرف مذکورہ بالا وجوہات ہی مہاراشٹرا ایکٹ نمبر XLVI آف 1986 میں مذکورہ بالا توضیعات آئینی جواز کے لیے اپیل کنندہ کی طرف سے کیے گئے چیلنج کو مسترد کرنے کے لیے کافی ہیں۔

نتیجتاً، اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24